

باب: 12



حصہ ششم: پاکستان اور بین الاقوامی تنظیمیں

پاکستان اور بین الاقوامی امور

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- اقوام متحدہ کا ترقی پذیر اور تنازعہ زدہ ممالک کی فلاح و بہبود کے فروغ میں کردار کی وضاحت کریں۔ خاص طور پر ان ممالک میں انسانی حقوق، مذہبی آزادی، قیام امن، خوراک اور صحت کی سہولیات تک رسائی، تعلیم، غربت میں کمی، اور معاشی ترقی جیسے مسائل کو حل کرنے کے لیے متعدد اقدامات بیان کریں۔ اقوام متحدہ کے مقاصد مثلاً انسانی وقار کا تحفظ، بین الاقوامی قوانین پر عمل درآمد اور عالمی سطح پر امن و استحکام کے فروغ کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- علاقائی تنظیموں مثلاً یورپی یونین اور اقتصادی تعاون کی تنظیم میں پاکستان کی عالمی اہمیت کے مختلف مواقع پر شرکت کرنا اور حیثیت کا تنقیدی جائزہ لے سکیں۔
- عالمی مالیاتی اداروں کے ترقی پذیر ممالک کی ترقی پر اثرات کا جائزہ لیں۔ خاص طور پر بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کی موجودہ حیثیت اور (IMF) پاکستان کو درپیش معاشی چیلنجز کے تناظر میں اس کی کوششوں پر بحث کر سکیں۔

اقوام متحدہ (United Nations) کا ترقی پذیر اور تنازعہ زدہ ممالک میں فلاح و بہبود کو بہتر بنانے میں کردار

اقوام متحدہ ترقی پذیر اور تنازعہ زدہ ممالک کی فلاح و بہبود کو فروغ دینے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ انسانی حقوق، مذہبی آزادی، قیام امن، خوراک اور صحت کی سہولیات تک رسائی، تعلیم، غربت کے خاتمے اور معاشی ترقی جیسے مختلف پہلوؤں پر کام کرتا ہے۔

۱۔ انسانی حقوق



۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ منظور کیا۔ اقوام متحدہ دنیا بھر میں انسانی حقوق کے دفاع کے لیے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ کے ذریعے کام کرتا ہے۔ انسانی حقوق کو نسل اور انسانی حقوق کے ہائی کمشنر کا دفتر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی نگرانی اور رپورٹنگ کرتا ہے۔ یہ ممالک کو انسانی حقوق کے ریکارڈ کو بہتر بنانے اور حقوق کی خلاف ورزیوں کا شکار افراد کے مدد کرنے میں بھی مدد فراہم کرتا ہے اقوام متحدہ ممالک کو جو ابده مظہر اکر انسانی حقوق، احترام اور تحفظ کی ثقافت کو فروغ دیتا ہے۔

۲۔ مذہبی آزادی

۱۶ دسمبر ۱۹۶۶ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے شہری اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے کو منظور کیا جو ۲۳ مارچ ۱۹۷۶ء کو نافذ ہوا۔ اقوام متحدہ فکر، ضمیر اور مذہب کے اتادی کو یقینی بناتا ہے اور مذہبی تنوع اور آزادی کے احترام کو یقینی بنانے کے لیے سفارشات بھی دیتا ہے۔ یہ خاص طور پر ان ممالک میں اہم ہے جہاں مذہبی تعصب عام پایا جاتا ہے۔

۳۔ قیام امن

اقوام متحدہ کے امن مشن تنازعہ زدہ علاقوں کو مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ مشن شہریوں کی حفاظت کرتے ہیں، جنگ بندیوں کی نگرانی کرتے ہیں، جنگجوؤں کو غیر مسلح کرتے ہیں، اور امن معاہدوں کے نفاذ میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے امن اہلکار مخالف فریقوں کے درمیان بفر کا کردار ادا کرتے ہوئے تشدد میں کمی اور استحکام کو فروغ دیتے ہیں اور طویل المدتی امن کے لئے حالات پیدا کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ نے کبوڈیا، ایل سلواڈور، گوئٹمالا، موزمبیق، شیبیا، تاجکستان، ملائیشیا، بھوٹا اور کوسو میں کامیاب امن مشن انجام دیے ہیں۔

۴۔ خوراک اور صحت کی سہولیات تک رسائی

عالمی ادارہ صحت اور عالمی خوراک پروگرام ہنگامی غذائی امداد فراہم کر کے اور غریب ممالک میں خوراک کے پیداوار کو فروخت دے کر خوراک اور صحت کی سہولیات تک رسائی کو یقینی بناتے ہیں۔ عالمی خوراک پروگرام غریب ممالک میں صحت کے نظام کو بہتر بنانے، بیماریوں کے پھیلاؤ کو کنٹرول کرنے، غذائی پیداوار کو بڑھانے اور بنیادی صحت کی خدمات تک رسائی کو یقینی بنانے کے لیے کام کرتا ہے۔ یہ مجموعی طور پر صحت کے نظام کو بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

اقوام متحدہ کا تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی ادارہ تعلیم کو فروغ دیتا ہے۔ جس میں خواندگی اور اساتذہ کی تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ یونیسکو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تعلیم ایک بنیادی انسانی حق ہے اور پائیدار کمیونٹیز کے قیام کے لئے ایک لازمی شرط ہے۔ اقوام متحدہ ایسے منصوبوں کی بھی حمایت کرتا ہے جو عالمی ترقی کے مقاصد میں تعلیم کو اولیت دیتے ہیں۔

۶۔ غربت میں کمی

اقوام متحدہ کی غربت کے خاتمے کی کوششیں پائیدار ترقی کے اہداف کی رہنمائی میں کی جاتی ہیں۔ اقوام متحدہ سماجی تحفظ اچھی حکمرانی اور معاشی مواقع کو وسعت دینے کے لیے اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام جیسے منصوبوں کی مدد لیتا ہے۔ یہ اقدامات ترقی پذیر اور تنازع زدہ ممالک ہیں معیار زندگی کو بلند کرنے اور غربت کو کم کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

۷۔ معاشی ترقی

اقوام متحدہ عالمی تجارت، سرمایہ کاری اور باہمی تعاون کی حوصلہ افزائی کرتا ہے تاکہ معاشی ترقی کو فروغ دیا جاسکے۔ یہ ممالک کو مالی ترقی کے لیے اور دیگر سازگار ماحول فراہم کرنے میں پالیسی مشاورت اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں مدد دیتا ہے۔ "اقوام متحدہ کانفرنس برائے تجارت و ترقی جیسے خصوصی ادارے تجارت کے مواقع کو بہتر بنانے اور معیشتوں کو مضبوط بنانے میں تعاون فراہم کرتے ہیں۔

۸۔ جامع اثرات

اقوام متحدہ مربوط حکمت عملی کے ساتھ ترقی پذیر اور تنازع زدہ ممالک کو درپیش مسائل سے نمٹتا ہے۔ تعلیم، غربت میں کمی، معاشی ترقی، انسانی حقوق، مذہبی آزادی، امن قائم کرنے اور بنیادی سہولیات تک رسائی پر یک وقت توجہ دے کر اقوام متحدہ پائیدار ترقی اور امن کے لیے ایک جامع فریم ورک تشکیل دیتا ہے۔ اقوام متحدہ بین الاقوامی ماحول کو فروغ دینے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے جو ترقی پذیر اور تنازع زدہ ممالک کی ترقی کی حمایت کرتا ہے اور یہ یقینی بناتا ہے کہ امن اور ترقی کے راستے پر کوئی بھی پیچھے نہ رہ جائے۔

تنازعہ زدہ ممالک میں اہم مسائل کا حل: اقوام متحدہ کی مداخلت کی مثالیں

اقوام متحدہ انسانی حقوق، مذہبی آزادی، قیام امن، خوراک اور صحت کی سہولیات تک رسائی، تعلیم، غربت میں کمی اور معاشی ترقی سے متعلق مسائل کو مندرجہ ذیل تنازعہ زدہ ممالک میں حل کرنے کی کوششیں کر چکا ہے۔

۱۔ شام

مارچ ۲۰۱۱ء میں صدر بشار الاسد کے خلاف عوامی ناراضگی نے بڑے پیمانے پر مظاہروں اور جمہوریت کے حق میں ریلیوں کو جنم دیا جو مشرق وسطیٰ میں عرب بہار کی تحریک کا حصہ تھے۔ ان مظاہروں کو سکیورٹی فورسز کی جانب سے شدید اور مہلک کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑا جس کے نتیجے میں ہزاروں

افراد ہلاک اور گرفتار ہوئے، جن میں بڑی تعداد عام شہریوں کی تھی۔

شام میں انقلاب جلد ہی مزاحمتی ملیشیاؤں کی تشکیل کے ساتھ ایک بغاوت میں تبدیل ہو گیا اور ۲۰۱۲ء تک یہ ایک مکمل خانہ جنگی بن گیا۔ شام کی حکومت کی حمایت کرنے والے بڑے فریقین میں ایران، روس اور لبنانی ملیشیا حزب اللہ شامل تھے جبکہ شامی باغی گروہوں کو امریکہ، ترکیہ، سعودی عرب، قطر، برطانیہ، فرانس، اسرائیل اور نیدرلینڈز سے سیاسی، لاجسٹک اور فوجی امداد حاصل ہوئی۔

۲۵ مئی ۲۰۱۲ء کو ہولہ شہر میں اور ۶ جون ۲۰۱۲ء کو حمص بے میں ہونے والے مظالم نے بین الاقوامی برادری کی توجہ اس بحران کی طرف مزید مبذول کرائی۔ اقوام متحدہ کے کئی اداروں جن میں انسانی حقوق کونسل، جنرل اسمبلی، اور سیکیورٹی کونسل شامل ہیں، نے شام میں بگڑتی ہوئی صورتحال پر فوری رد عمل ظاہر کیا۔ اگست ۲۰۱۱ء میں انسانی حقوق کونسل نے "کمیشن آف انکوائری آن سیریا تشکیل دینا کہ انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کی نگرانی کی جاسکے۔ یہ ادارہ، جنرل اسمبلی کے ساتھ مل کر مسلسل ایسی قراردادیں منظور کرتا رہا جس میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی مذمت کی گئی اور شامی عرب جمہوریہ سے شہریوں پر حملے بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ ۱۷ ستمبر ۲۰۲۳ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ۹۷ ویں اجلاس کے دوران ایک اہم قرارداد ۹۱۸۵ منظور کی گئی جو عرب شامی جمہوریہ میں انسانی حقوق کی صورتحال سے متعلق ہے۔ سیکیورٹی کونسل نے ۱۱۴ اپریل ۲۰۱۲ء میں قرارداد ۲۰۴۲ کے تحت غیر مسلح مبصرین کو جنگ بندی پر عمل درآمد کی نگرانی کے لیے شام بھیجنے کی منظوری دی۔ مزید برآں، سیکیورٹی کونسل نے اقوام متحدہ اور عرب لیگ کے خصوصی ایپٹی کو فی عنان کے پیش کردہ چھ نکاتی منصوبے کو شام میں بحران کے حل کا سب سے بہتر موقع تصور کیا گیا۔ شامی انقلاب نے اپنا بنیادی مقصد ستمبر ۲۰۲۳ء میں حاصل کر لیا، جب صدر بشار الاسد ماسکو فرار ہو گئے۔ دمشق کے سقوط کے ساتھ ہی اسد حکومت کا خاتمہ ہو گیا، جب وزیراعظم محمد غازی الجلالی نے ۸ ستمبر ۲۰۲۳ء کو انقلابیوں کے حوالے اقتدار کر دیا۔

۲۔ جنوبی سوڈان

سوڈان کی خانہ جنگی کی جڑیں تاریخی، سماجی، اور معاشی عوامل میں پیوست ہیں۔ حکومت، مذہبی شناخت، اور وسائل کی تقسیم جیسے مسائل نے ان تنازعات کو جنم دیا یہ خانہ جنگی ایک کثیر الجماعتی خانہ جنگی تھی جو ۲۰۱۳ء سے ۲۰۲۰ء تک جنوبی سوڈان میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان لڑی گئی۔ اس سے پہلے ۱۹۵۵ء سے ۱۹۷۲ء تک اور ۱۹۸۳ء سے ۲۰۰۵ء تک سوڈان میں دو خانہ جنگیاں ہو چکی تھیں۔ یہ خانہ جنگیاں مرکزی حکومت اور جنوبی علاقوں کے درمیان ہوئیں۔ اس کے نتیجے میں ۲۰۱۱ء میں جنوبی سوڈان ایک الگ ریاست بن گیا اور تقریباً ۱۵ لاکھ سے زائد افراد جاں بحق ہوئے۔ خانہ جنگی کے دوران انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں ہوئیں، جن میں جبری نقل مکانی، نسلی قتل عام، اور صحافیوں کا قتل شامل تھا، جو مختلف گروہوں کی جانب سے کیے گئے۔

اقوام متحدہ نے جنوبی سوڈان میں امن قائم کرنے، انسانی ہمدردی کی بنیاد پر مدد فراہم کرنے، اور ترقی کو فروغ دینے کی کوششوں میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ۲۰۱۱ء میں اقوام متحدہ مشن برائے جنوبی سوڈان قائم کیا گیا۔ اس نے زمین، فضاء اور پانی کے ذریعے گشت کیا اور امن قائم کرنے کے اڈوں پر شہریوں کو پناہ دی تاکہ وہ تشدد سے محفوظ رہ سکیں۔ اس مشن نے امن عمل، مہاجرین اور اندرونی طور پر بے گھر افراد کی واپسی کی کوششوں کی حمایت کی۔ اس نے کمزور آبادیوں کو زندگی

بچانے والی مدد فراہم کی، صحت کے شعبے کی حمایت کی، اور وبائی امراض، غذائی قلت، زچہ و بچہ کی صحت جیسے معاملات میں تیاری اور رد عمل کو بہتر بنایا۔ اس مشن نے تنازع سے بحالی، انتخابات کی تیاری اور ایک معتبر اور کامیاب انتخابی عمل کو یقینی بنانے میں کردار ادا کیا۔ نو جنوری ۲۰۰۵ء کو سوڈان پیپلز لبریشن موومنٹ اور سوڈانی حکومت کے درمیان ایک جامع امن معاہدے پر دستخط ہوئے جس سے ۱۹۸۳ء سے جاری دوسری سوڈانی خانہ جنگی کا خاتمہ ہوا۔

۳۔ یمن

یمن کی خانہ جنگی ایک کثیر فریقی تنازعہ ہے جو ۲۰۱۴ء کے آخر میں شروع ہوا۔ اس جنگ میں رشاد العلیمی کی قیادت میں پریزیڈنشل لیڈر شپ کونسل اور مہدی المشاط کی قیادت میں سپریم پولیٹیکل کونسل کے درمیان لڑائی جاری ہے، جن دونوں کو اپنے حامیوں اور اتحادیوں کی حمایت حاصل ہے۔ دونوں فریق خود کو یمن کی قانونی حکومت قرار دیتے ہیں۔

یہ جنگ ستمبر ۲۰۱۴ء میں اس وقت شروع ہوئی جب حوثی فورسز نے دارالحکومت صنعاء پر قبضہ کر لیا، جس کے بعد حکومت پر تیزی سے کنٹرول حاصل کر لیا گیا۔ اقوام متحدہ کے مطابق یمن میں اب تک ۱۵۰۰۰۰ سے زائد افراد مارے جا چکے ہیں، جبکہ بھوک اور بنیادی ضروریات کی کمی باعث مزید ۱۲۲۷۰۰۰ موات کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اقوام متحدہ اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے تنازعہ کو روکنے فریقین کو امن پر آمادہ کرنے، امن فوج تعینات کرنے اور امن قائم رکھنے کے لیے سازگار حالات پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۲۰۱۲ء میں اقوام متحدہ کے خصوصی اہلکاروں کے دفتر کے قیام کے بعد، اقوام متحدہ نے یمنی قیادت میں سیاسی منتقلی کے عمل کی حمایت کی اور خواتین، نوجوانوں، حوثیوں اور جنوبی حراک جیسے محروم گروہوں کی شمولیت کو فروغ دیا۔ اضافی فنڈز انسانی ہمدردی کے شراکت داروں کو یمن میں لاکھوں متاثرہ شہریوں، پناہ گزینوں اور پناہ کے متلاشی افراد تک پہنچنے میں مدد فراہم کریں گے۔ سیکورٹی کونسل کی قرارداد ۲۲۰۲، جو جنوری ۲۰۲۳ء میں منظور ہوئی، میں بحر احمر میں تمام حملوں کو فوری طور پر بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

۴۔ وسطی افریقی جمہوریہ

وسطی افریقی جمہوریہ میں جاری خانہ جنگی حکومت، سیلیکا اتحاد کے باغی گروہوں، اور انٹی بالاکا ملیشیاؤں کے درمیان جاری ہے۔ اقوام متحدہ مختلف اداروں کے ذریعے اس تنازعے کے خاتمے میں کردار ادا کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ نے کئی امن معاہدوں کی حمایت کی ہے، جن میں سے اکثر علاقائی تنظیموں کے اشتراک کے ساتھ طے پائے۔ ان میں سے ایک ۲۰۱۹ء میں ہونے والا خرموم معاہدہ ایک اہم امن معاہدہ تھا، جس پر حکومت اور ۱۴ مسلح گروپوں نے دستخط کیے۔

اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر توجہ دیتی ہے۔ اقوام متحدہ کا کثیر الجہتی استحکام مشن جو ۱۰ اپریل ۲۰۱۴ء کو قائم ہوا، مذہبی کمیونٹری کی حفاظت کرتا ہے اور بین المذاہب مکالمے کو فروغ دیتا ہے تاکہ کشیدگی کم ہو۔ یہ مشن عام شہریوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے، امن عمل کی حمایت کرتا ہے اور انسانی امداد کی فراہمی میں مدد دیتا ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن صحت کی سہولیات، غذائی قلت اور بیماریوں سے نمٹنے کے اقدامات میں مدد کرتا ہے۔ ورلڈ فوڈ پروگرام خوراک فراہم کرتا ہے۔ یونیسف اور دیگر ادارے تعلیمی پروگرام چلاتے ہیں تاکہ تنازعے سے متاثرہ بچوں کو تعلیم تک رسائی حاصل ہو اور معاشی استحکام کے لیے اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام کمیونٹی کی سطح پر بحالی اور ذریعہ معاش کے منصوبے چلاتا ہے۔

۵۔ افغانستان

۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو القاعدہ نے امریکہ پر ہولناک حملہ کیا۔ ان حملوں کی منصوبہ بندی اور عملدرآمد افغانستان میں ہوئی جہاں طالبان نے القاعدہ کو محفوظ پناہ گاہ فراہم کی تھی۔ امریکہ نے افغانستان میں جنگ شروع کی تاکہ القاعدہ کو تباہ کیا جائے اور طالبان حکومت کو اقتدار سے ہٹایا جائے۔ امریکہ کا یہ بھی مقصد تھا کہ تارن الا سنس کو مکمل اقتدار حاصل نہ ہو کیونکہ خدشہ تھا کہ ان کی حکومت پشتون اکثریت کو الگ تھلگ کر دے گی۔

فروری ۲۰۲۰ء میں امریکہ اور طالبان کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جسے دو حصہ معاہدہ کہا جاتا ہے۔ اس معاہدے کے تحت امریکہ نے مئی ۲۰۲۱ء تک افغانستان سے اپنی تمام افواج نکالنے پر اتفاق کیا۔

۲۰۲۲ء سے ۲۰۲۵ء کے درمیان افغانستان کی صورتحال

۲۰۲۲ء سے ۲۰۲۵ء کے درمیان افغانستان نے سیاسی، سماجی اور معاشی طور پر ایک غیر معمولی بحران کا سامنا کیا۔ امریکہ اور نیٹو کا جنگی مشن ختم ہو گیا، جس کے نتیجے میں غیر ملکی افواج کا انخلا ہوا اور طالبان کی حکومت قائم ہو گئی۔ اگرچہ معیشت میں کچھ مواقع پر بہتری دیکھی گئی، لیکن یہ اب بھی کمزور ہے اور غربت وسیع پیمانے پر موجود ہے۔

خواتین اور بچیوں کے حقوق

۲۰۲۱ء میں طالبان کے اقتدار سنبھالنے کے بعد انسانی حقوق خاص طور پر خواتین اور لڑکیوں کے حقوق بری طرح متاثر ہوئے۔ تعلیم، ملازمت اور آزادانہ نقل و حرکت پر سخت قوانین اور پابندیاں عائد کی گئیں جس سے ان کی زندگیوں پر گہرا منفی اثر پڑا۔

اقوام متحدہ کا امدادی مشن برائے افغانستان کا کردار اور ذمہ داریاں

اقوام متحدہ افغانستان میں اپنا کردار ااقوام متحدہ کے امدادی مشن برائے افغانستان کے ذریعے ادا کرتا ہے۔ اس کی اہم ذمہ داریاں ریلیف، بحالی اور یون معاہدے کے نفاذ میں بھی مدد کی۔ یہ مشن تعمیر نو کی سرگرمیوں کا انتظام کرتا ہے۔ اس مشن نے انتخابات کے انعقاد، امن عمل کے لیے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی نگرانی کرتا ہے، شہریوں کے تحفظ اور مذہبی آزادی کو فروغ دیتا ہے تاکہ ہزارہ اور سکھ اقلیتوں کو ظلم سے بچایا جاسکے۔ یہ مشن متحارب فریقین کے درمیان مذاکرات کی حوصلہ افزائی کر کے امن اور مفاہمت کی کوششوں میں بھی کردار ادا کرتا ہے۔ اقوام متحدہ کا افغانستان میں کردار دیگر اداروں کے ذریعے بھی جاری ہے۔ تنازعات اور قحط کے دوران خوراک کی فراہمی میں ورلڈ فوڈ پروگرام مدد فراہم کرتا ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن صحت عامہ کو فروغ دیتا ہے اور پولیو کے خاتمے کے لیے کام کرتا ہے۔ یونیسف دیہی علاقوں میں خاص طور پر لڑکیوں اور بچوں کی تعلیم کی کام کرتے ہیں۔ غربت میں کمی اور معاشی ترقی کے لیے اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام کا ادارہ کام کرتا ہے۔ یہ تمام اقدامات اقوام متحدہ کی متنوع حکمت عملی کو اجاگر کرتے ہیں جو افغانستان جیسے بحران زدہ ممالک کے مسائل کو حل کرنے کے لیے اپنائی جاتی ہے۔

۶۔ تنازعہ کشمیر

کشمیر کا تنازعہ اقوام متحدہ کے طویل عرصے سے زیر التواء مسائل میں سے ایک ہے۔ ۱۹۴۷ء سے، برصغیر کی تقسیم اور اس کے بعد بھارت اور پاکستان کے

درمیان کشمیر کے خطے پر پیدا ہونے والے تنازع کے فوراً بعد سے اقوام متحدہ اس مسئلے میں شامل رہا ہے۔ یہاں اقوام متحدہ کی شمولیت اور کشمیر میں اہم مسائل کو حل کرنے کے لیے کیے گئے اقدامات کی تفصیل پیش کی جا رہی ہے۔

اقوام متحدہ کی قراردادیں

۱۹۴۸ء میں بھارت کی جانب سے مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں لے جانے پر پہلی اہم بین الاقوامی مداخلت ہوئی۔ اس کے نتیجے میں قرارداد ۴ منظور کی گئی جس میں جنگ بندی، پاکستانی اور بھارتی افواج کے انخلاء اور ایک رائے شماری کے انعقاد کا مطالبہ کیا گیا تاکہ جموں و کشمیر کے عوام اپنے مستقبل کا فیصلہ کر سکیں تاہم بھارت کے تعصبانہ رویے کی وجہ سے یہ رائے شماری کبھی منعقد نہ ہو سکی۔

انسانی حقوق سے متعلق خدشات

بھارتی افواج کی جانب سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی رپورٹس، جیسے نقل و حرکت پر پابندیاں، مواصلاتی بلیک آؤٹ، اور طاقت کے بے جا استعمال کے الزامات، مختلف تنظیموں اور اقوام متحدہ کے اداروں نے اجاگر کیے ہیں۔ ۲۰۱۹ء میں اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کے دفتر نے کشمیر کی صورتحال پر رپورٹس جاری کیں جن میں مبینہ زیادتیوں کی آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

ثالثی کی کوششیں

اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی عناصر نے بھارت اور پاکستان کے درمیان ثالثی کی کوششیں کیں لیکن بھارت کے رویے کی وجہ سے یہ کوششیں محدود رہیں۔ اقوام متحدہ نے ہمیشہ پر امن مکالمے اور بین الاقوامی اصولوں کی پاسداری پر زور دیا ہے تاکہ اس تنازعے کو حل کیا جاسکے۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان ورلڈ بینک کی کامیاب ثالثی کی ایک نمایاں مثال سندھ طاس معاہدہ ہے۔

انسانی امداد پر توجہ

اقوام متحدہ کے ادارے جیسے یونیسف کشمیر میں تنازعے سے متاثرہ کمیونٹیز، مہاجرین اور بے گھر افراد کو امداد اور حمایت فراہم کرتے ہیں۔

موجودہ صورتحال

بھارت کے زیر قبضہ جموں و کشمیر کی حیثیت میں ۱۵ اگست ۲۰۱۹ کو بھارتی حکومت کی جانب سے آرٹیکل ۳۵۵ اور آرٹیکل ۳۷۰ کی منسوخی کے بعد ایک نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ آرٹیکل ۳۷۰ جموں و کشمیر کو بھارتی آئین کے تحت خصوصی خود مختار حیثیت فراہم کرتا تھا۔ اس کی منسوخی کے نتیجے میں ریاست کی خصوصی آئینی حیثیت ختم کر دی گئی۔

آرٹیکل 35-A کے تحت جموں و کشمیر کی مقننہ کو یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ "مستقل باشندوں" کی تعریف کرے اور انہیں خصوصی حقوق اور مراعات فراہم کرے اب اس آرٹیکل کے خاتمے کے بعد، بھارت کے دیگر ریاستوں کے شہریوں کو بھی مقبوضہ جموں و کشمیر میں جائیداد خریدنے اور ملازمت کے یکساں حقوق حاصل ہو گئے ہیں۔

۷۔ فلسطین

فلسطینی مسئلہ اقوام متحدہ کے ایجنڈے پر موجود سب سے طویل عرصے سے جاری تنازعات میں سے ایک ہے جو زمینی تنازعات، سیاسی کشیدگی اور انسانی بحرانوں میں جڑیں رکھتا ہے۔ اقوام متحدہ فلسطین میں اہم مسائل کو حل کرنے کے لیے مصروف عمل ہے جس میں قراردادیں منظور کرنا، قیام امن کی کوششیں، انسانی امداد فراہم کرنا اور وکالت شامل ہیں۔

ذیل میں فلسطین کے حوالے سے اقوام متحدہ کے کردار اور اقدامات کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے۔

۱۹۴۷ء تقسیم کا منصوبہ

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے قرارداد ۱۸۱ منظور کی، جس میں فلسطین کو ایک یہودی اور ایک عرب دیاست میں تقسیم کرنے اور یروشلم کو ایک بین الاقوامی شہر قرار دینے کی تجویز دی گئی۔ اس منصوبے کے نتیجے میں ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کا قیام عمل میں آیا، تاہم عرب ریاستوں اور فلسطینی قیادت نے اس منصوبے کو مسترد کر دیا۔

انروا (UNRWA) United Nations Relief and Works Agency for Palestine Refugees کا قیام ۱۹۴۹ء

۱۹۴۸ء کی عرب اسرائیل جنگ کے نتیجے میں بے گھر ہونے والے فلسطینی مہاجرین کو امداد، تعلیم، اور صحت کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے اقوام متحدہ نے ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی فار فلسطینی ریفریو جیز ان دی نیر ایسٹ (انروا) قائم کی۔

۱۹۶۷ء کے بعد جاری قبضہ

عربوں کے ساتھ چھ روزہ جنگ کے بعد اسرائیل نے مغربی کنارے، مشرقی یروشلم، غزہ کی پٹی اور دیگر علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد سے اقوام متحدہ نے متعدد قراردادیں منظور کی ہیں جن میں اسرائیلی افواج کے مقبوضہ علاقوں سے انخلاء اور خطے میں تمام ریاستوں کے حقوق کے اعتراف کا مطالبہ کیا گیا ہے انسانی بحران، غزہ کی ناکہ بندی اور وفاق قائم ہونے والے تنازعات نے شدید انسانی بحران کو جنم دیا ہے، جن میں صاف پانی، بجلی، صحت کی سہولیات اور معاشی مواقع تک رسائی کی شدید قلت شامل ہے۔

انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں

اقوام متحدہ کے ادارے اور انسانی حقوق کی تنظیمیں اکثر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی رپورٹس جاری کرتے ہیں، جن میں طاقت کے بے جا استعمال، بلاوجہ گرفتاریوں اور نقل و حرکت پر پابندیوں کے الزامات شامل ہیں۔

موجودہ صورتحال

۷ اکتوبر ۲۰۲۳ء سے فلسطین خصوصاً غزہ میں صورتحال انتہائی خوفناک ہو چکی ہے۔ اب تک ۶۰۰۰۰ سے زائد فلسطینی شہید اور لاکھوں زخمی ہو چکے ہیں۔ اسرائیلی فضائی حملوں کے نتیجے میں صحت اور خوراک کا بنیادی ڈھانچہ تباہ ہو چکا ہے۔ اسرائیل کی جانب سے امداد کی ناکہ بندی کی وجہ سے غزہ قحط زدہ علاقہ بن چکا ہے۔

امن قائم رکھنے اور ثالثی کی کوششیں

اقوام متحدہ نے امن مذاکرات کو فروغ دینے کے لیے میڈرڈ کانفرنس، اوسلو معاہدے اور مشرق وسطیٰ پر چار رکنی کمیٹی جس میں روس اور اقوام متحدہ، امریکہ، روس اور یورپی یونین شامل ہیں، جیسی متعدد کوششوں کی حمایت کی ہے۔

اقوام متحدہ کا تنازعات کے حل میں کردار

فلسطین اور کشمیر دونوں تنازعات کے حل میں اقوام متحدہ کو شدید تنقید کا سامنا ہے، کیونکہ کئی دہائیوں پر محیط مداخلت کے باوجود یہ مسائل حل نہیں ہو سکے۔ اسرائیلی قبضے سے متعلق کلیدی قراردادوں پر عمل درآمد نہ ہو سکا اقوام متحدہ کی نفاذ کی طاقت کی کمی کو اجاگر کرتا ہے اور غیر قانونی بستیوں کی توسیع کا سلسلہ رک نہیں سکا ہے خصوصاً جب سلامتی کونسل میں جغرافیائی سیاسی تقسیم موجود ہو۔ کشمیر میں بھی اقوام متحدہ کی ابتدائی قراردادیں خاص طور پر رائے شماری کے انعقاد کا مطالبہ، آج تک نافذ نہیں ہو سکیں کیونکہ تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے کوئی مضبوط میکانزم موجود نہیں ہے۔

ان دونوں معاملات میں اقوام متحدہ کی کارروائیاں اکثر عالمی طاقتوں کی سیاست، علاقائی پیچیدگیوں اور رکن ممالک کے رضا کارانہ تعاون پر انحصار کی وجہ سے متاثر ہوئی ہیں، جس کے باعث اقوام متحدہ پر یہ تنقید ہوتی رہی ہے کہ یہ حقیقی حل کے لیے ایک موثر قوت کے بجائے زیادہ تر مباحثے کا پلیٹ فارم بن کر رہ گیا ہے۔ سلامتی کونسل میں اکثر مستقل ارکان کی ویٹو پاور کی وجہ سے تعطل پیدا ہو جاتا ہے، خصوصاً جب امریکہ اسرائیل کے خلاف تنقیدی قراردادوں کو ویٹو کر دیتا ہے۔ فلسطین میں اسرائیل کی بستیوں کی توسیع اور تشدد امن مذاکرات کو مزید پیچیدہ بنا دیتا ہے۔ غزہ کی ناکہ بندی اور مغربی کنارے میں پابندیاں انسانی امداد اور ترقیاتی اقدامات کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہیں۔ اقوام متحدہ کی بہت سی قراردادیں محض کاغذی رہ گئی ہیں کیونکہ نفاذ کے کوئی موثر طریقہ کار موجود نہیں اور مسئلہ سیاسی لحاظ سے نہایت حساس ہے۔ سلامتی کونسل کے مستقل ارکان کے باہم متضاد موقف اقوام متحدہ کی متحدہ کارروائی کو محدود کرتے ہیں، جس سے تنازعات کے حل میں اقوام متحدہ کی ساکھ متاثر ہوئی ہے۔

علاقائی تنظیموں یورپی یونین اور اقتصادی تعاون تنظیم میں پاکستان کی حیثیت، کردار، شراکت اور خدمات

پاکستان کا اقتصادی تعاون تنظیم (Economic Cooperation Organization) میں کردار اور خدمات

اقتصادی تعاون تنظیم ایک علاقائی بین الحکومتی تنظیم ہے جس میں یورپ، قفقاز، وسطی ایشیا اور جنوبی ایشیا کے ممالک شامل ہیں۔ پاکستان بطور بانی اس کے مقاصد کی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔ یہاں پاکستان کی حیثیت، کردار، اور شراکت کا تنقیدی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

اقتصادی تعاون تنظیم میں پاکستان کی حیثیت

پاکستان اقتصادی تعاون کی تنظیم کے ۱۰ ارکن ممالک میں سے ایک ہے۔ اس تنظیم کا مقصد رکن ممالک کے درمیان اقتصادی، تکنیکی اور ثقافتی تعاون کو فروغ دینا ہے۔ پاکستان کا سٹریٹیجک محل وقوع اور ایک اقتصادی صلاحیت اسے اقتصادی تعاون تنظیم کے فریم ورک میں ایک کلیدی کردار عطا کرتے ہیں یہ فورم ۱۹۶۳ء میں علاقائی تعاون برائے ترقی کے نام سے ایران، پاکستان اور ترکی نے مل کر قائم کیا تھا جسے بعد میں ۱۹۸۵ء میں اقتصادی تعاون تنظیم کا نام دیا گیا۔

پاکستان کا کردار اور خدمات

۱۔ اقتصادی انضمام اور تجارتی فروغ

پاکستان نے تجارتی انضمام کو فروغ دینے کے لیے فعال کردار ادا کیا اور خطے کے اندر تجارت بڑھانے کی کوششوں میں حصہ لیا۔ پاکستان نے ایسے معاہدے کو فروغ دیا جو رکن ممالک کے درمیان ٹیرف اور غیر ٹیرف رکاوٹوں کو کم کر کے تجارت کو بڑھانے کا ہدف رکھتا ہے۔ پاکستان نے علاقائی رابطہ بڑھانے والے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں میں بھی حصہ لیا ہے۔ کنٹینر ٹرین، جو اسلام آباد سے تہران ہوتے ہوئے استنبول تک جاتی ہے، پاکستان کے علاقائی نقل و حمل اور تجارت کو فروغ دینے کے اقدامات کی ایک واضح مثال ہے۔

۲۔ توانائی کا تعاون

توانائی کے منصوبے پاکستان نے اقتصادی تعاون تنظیم کے دائرہ کار میں مختلف توانائی کے منصوبوں میں شرکت کی ہے، جن میں توانائی کے وسائل کی شراکت اور ترقی کے اقدامات شامل ہیں۔ پاکستان کا توانائی کا شعبہ، خاص طور پر قدرتی گیس، علاقائی سلامتی اور تعاون کے لیے نہایت اہمیت رکھتا ہے۔

منصوبہ (CASA-1000) Central Asia-South Asia Electricity Transmission and Trade Project: اگرچہ یہ منصوبہ زیادہ تر ورلڈ بینک کی نگرانی میں ہے، لیکن اس کا مقصد وسطی ایشیاء سے جنوبی ایشیاء تک بجلی کی ترسیل ہے۔ اس منصوبے میں پاکستان کی شرکت اس کے علاقائی توانائی تعاون کے عزم کو ظاہر کرتی ہے کیونکہ یہ منصوبہ ای سی او کے مقاصد سے ہم آہنگ ہے۔

۳۔ ثقافتی اور تکنیکی تعاون

ثقافتی تبادلہ: پاکستان نے ای سی او نے ممالک کے درمیان ثقافتی تبادلوں اور سیاحت کو فروغ دینے میں سرگرم کردار ادا کیا ہے۔ ثقافتی تقریبات کے انعقاد اور عوامی سطح پر روابط بڑھا کر خطے کے ممالک کے درمیان ثقافتی تعلقات کو مضبوط کیا ہے۔

تکنیکی تعاون: پاکستان ای سی او کے دیگر رکن ممالک کو تعلیم، تحقیق، اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں تکنیکی مدد اور مہارت فراہم کرتا ہے۔ یہ تعاون علاقائی ترقی اور استعداد سازی کے عمل کو آگے بڑھاتا ہے۔

۴۔ علاقائی چیلنجز سے نمٹنا

دہشت گردی کے خلاف اقدامات

پاکستان نے خطے کی سلامتی کے لیے دہشت گردی کے خلاف اقدامات میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان، ای سی او کے دائرے میں مشترکہ دہشت گردی مخالف کوششوں اور انٹیلیجنس شیئرنگ کے ذریعے خطے میں استحکام اور سلامتی کی حمایت کرتا ہے۔

۲۰۲۲ء میں پاکستان نے شنگھائی تعاون تنظیم کا سربراہی اجلاس منعقد کیا، جس کا ایجنڈا علاقائی اقتصادی تعاون اور انسداد دہشت گردی پر مرکوز تھا۔

پاکستان نے خطے میں قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے مشترکہ منصوبوں میں بھی حصہ لیا ہے۔ ان اقدامات کا مقصد آفات کے خطرات میں کمی، اور فوری ردِ عمل کے لیے مؤثر تعاون کے طریقہ کار کو فروغ دینا ہے۔

پاکستان کے ای سی او میں کردار کا تنقیدی جائزہ

پاکستان نے اقتصادی تعاون تنظیم میں اہم خدمات انجام دی ہیں۔ اس نے رکن ممالک کے ساتھ تجارتی اور ٹرانسپورٹ کے روابط کو بہتر بنایا ہے اور باہمی تعلقات کو مضبوط کیا ہے۔ تاہم، اس میں کئی چیلنجز اور بہتری کے مواقع بھی موجود ہیں۔

پاکستان اور دیگر رکن ممالک میں مختلف معاہدے طے پائے ہیں لیکن ان پر عمل درآمد اکثر سیاسی رکاوٹوں کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہوتا ہے۔ پاکستان اور دیگر رکن ممالک کو اب صرف اعلانات سے آگے بڑھ کر عملی اقدامات پر توجہ دینی چاہیے۔ رکن ممالک کی جانب سے اپنے وعدوں پر عمل نہ کرنا خطے میں اقتصادی انضمام میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔ پاکستان کو چاہیے کہ وہ اپنے داخلی معاشی مسائل پر قابو پائے تاکہ وہ علاقائی تعاون سے بہتر طور پر فائدہ اٹھا سکے اور اس میں مؤثر کردار ادا کر سکے۔ ای سی او کے منصوبوں کی کامیابی کا انحصار پاکستان کی طرف سے علاقائی امن و استحکام کو فروغ دینے پر ہے۔ علاقائی تناؤ اور عدم استحکام، خاص طور پر افغانستان سے متعلق مسائل، ای سی او کے کاموں پر منفی اثر ڈال سکتے ہیں۔ اگرچہ پاکستان نے بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں نمایاں پیشرفت کی ہے لیکن ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے نظام میں مزید سرمایہ کاری اور بہترین کی ضرورت ہے تاکہ رکن ممالک کے درمیان تجارتی روابط اور علاقائی رابطہ مضبوط ہو سکے۔

مجموعی طور پر پاکستان کی حیثیت، کردار اور خدمات برائے اقتصادی تعاون تنظیم

پاکستان کی حیثیت کردار اور خدمات مجموعی طور پر اقتصادی تعاون تنظیم میں وسیع اور متنوع ہیں۔ پاکستان نے تجارت، توانائی کے شعبے میں تعاون، ثقافتی تبادلے اور علاقائی سلامتی کے مسائل کو حل کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہوئے ای سی او کے مقاصد کو آگے بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ای سی او سائنس فاؤنڈیشن کا صدر دفتر اسلام آباد میں واقع ہے۔ جو سائنس اور ٹیکنالوجی میں باہمی تعاون کو فروغ دیتا ہے۔ پاکستان نے ای سی او کے مختلف منصوبوں جیسے اسلام آباد، تہران، استنبول ریلوے کوریڈور کی بھرپور حمایت کی ہے تاہم اس علاقائی تعاون سے مکمل فائدہ اٹھانے کے لیے پاکستان اور دیگر رکن ممالک کو عمل درآمد کے مسائل معاشی ناہمواریاں اور سیاسی عدم استحکام جیسے چیلنجز پر قابو پانا ہو گا۔ باہمی تعاون اور مستقل عزم میں اضافہ ہی مضبوط علاقائی معاشی انضمام اور ترقی کا ضامن بن سکتا ہے۔

یورپی یونین (European Union) میں پاکستان کی حیثیت کردار اور خدمات

یورپی یونین کو باضابطہ طور پر یکم نومبر ۱۹۹۳ کو قائم کیا گیا۔ اگرچہ پاکستان یورپی یونین کا رکن نہیں لیکن اس کا اس بلاک کے ساتھ ایک کثیر جہتی تعلق قائم ہے۔ جس میں سیاسی معاشی سیکورٹی اور ثقافتی تبادلے شامل ہیں۔ پاکستان اور یورپی یونین کے تعلقات اور اس میں پاکستان کی حیثیت کردار اور شرکت کا ایک تنقیدی جائزہ درج ذیل ہے۔



یورپی یونین کا جھنڈا

پاکستان اور یورپی یونین کے درمیان صحت مند تجارتی تعلقات قائم ہیں۔ یورپی یونین پاکستان کے بڑے تجارتی شراکت داروں میں سے ایک ہے اور پاکستان کی ٹیکسٹائل ملبوسات اور زرعی اجناس کی ایک بڑی مقدار یورپی یونین کو برآمد کی جاتی ہے۔ پاکستان کو جی ایس پی پلس کا درجہ حاصل ہے جس نے یورپی منڈیوں میں اس کی برآمدات میں اضافہ کیا اور ملکی معیشت کو تقویت دی۔ تاہم اس حیثیت کو برقرار رکھنے کے لیے پاکستان کو محنت کشوں کے حقوق، انسانی حقوق اور ماحولیاتی اصولوں پر مبنی بین الاقوامی معاہدوں کی پاسداری کرنی ہوتی ہے۔ اگر پاکستان ان معیارات پر پورا نہ اترتا تو اسے جی ایس پی پلس کے فوائد سے محروم بھی ہونا پڑ سکتا ہے۔

۲۔ سیاسی مشغولیت

پاکستان اور یورپی اکنامک کمیونٹی کے درمیان سفارتی تعلقات ۱۹۶۲ء میں قائم ہوئے۔ جون ۲۰۱۹ء میں، پاکستان اور یورپی یونین نے اسٹریٹجک انگیجمنٹ پلان پر دستخط کیے تاکہ ایک ایسی شراکت داری قائم کی جاسکے جو مشترکہ اقدار اور اصولوں پر مبنی ہو۔ پاکستان اور یورپی یونین باقاعدگی سے سیاسی مذاکرات کرتے ہیں تاکہ دو طرفہ، علاقائی اور عالمی امور پر تبادلہ خیال کیا جاسکے۔ یہ مکالمے انسانی حقوق، حکمرانی اور انسداد دہشت گردی جیسے مسائل پر بات چیت کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ یہ بات چیت پاکستان کی پالیسیوں کو بین الاقوامی اصولوں سے ہم آہنگ کرنے اور سفارتی تعلقات کو بہتر بنانے میں مدد دیتی ہے۔ تاہم، پاکستان میں انسانی حقوق اور حکمرانی سے متعلق مسائل کی شکایات اکثر سامنے آتی ہیں جو سیاسی تعلقات میں تناؤ پیدا کر سکتی ہیں۔

۳۔ ترقیاتی امداد

یورپی یونین پاکستان کو تعلیم، صحت اور حکمرانی کے لیے خاطر خواہ ترقیاتی امداد فراہم کرتی ہے۔ اس نے معاشرتی ڈھانچے کی بہتری اور صلاحیتوں کی تعمیر کے لیے متعدد منصوبوں کو مالی معاونت فراہم کی ہے۔ اس نے ۲۰۲۱-۲۰۲۷ ملٹی اینیوئل انڈی کیٹو پروگرام تحت، یورپی یونین نے پاکستان کے لیے ۲۰۲۱-۲۰۲۷ کی مدت میں ۲۶۵ ملین یورو کی گرانٹ امداد مختص کی ہے۔ یورپی یونین کی امداد نے پسماندہ علاقوں میں تعلیم اور صحت کی سہولیات کو فروغ دینے والے اہم منصوبوں کی بھی حمایت کی ہے۔ امداد کا مؤثر استعمال شفافیت اور مؤثر حکمرانی کے نظامات کا تقاضا کرتا ہے، لیکن پاکستان کو بدعنوانی اور بیوروکریسی کی نااہلی جیسے چیلنجز کا سامنا ہے۔

۴۔ انسانی حقوق اور حکمرانی

یورپی یونین مسلسل انسانی حقوق اور اچھی حکمرانی کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔ ان اصولوں کی پاسداری پاکستان کے لیے تجارتی فوائد اور ترقیاتی فنڈنگ کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ ان پر عمل درآمد سے طویل مدتی اقتصادی فوائد اور بین الاقوامی ساکھ میں بہتری حاصل ہو سکتی ہے۔ تاہم، اظہار رائے کی آزادی، اقلیتوں کے حقوق، اور عدلیہ کی آزادی پر پابندیاں سنگین اصلاحات کا تقاضا کرتی ہیں۔

۵۔ انسداد ہشت گردی اور سکیورٹی

پاکستان اور یورپی یونین سکیورٹی اور انسداد ہشت گردی کے اقدامات پر ایک ساتھ کام کرتے ہیں۔ اس میں انٹیلی جینس کا تبادلہ، انتہا پسندی کے خلاف اقدامات، اور غیر قانونی اسمگلنگ سے نمٹنے کی کوششیں شامل ہیں۔ سکیورٹی کے مشترکہ اقدامات علاقائی استحکام کو فروغ دیتے ہیں اور عالمی سکیورٹی میں حصہ ڈالتے ہیں۔ تاہم پاکستان کی سکیورٹی صورتحال جس میں اندرونی بغاوتیں اور جغرافیائی سیاسی مسائل شامل ہیں ان کوششوں کے لیے چیلنج بن سکتی ہے۔

۶۔ ماحولیاتی تعاون

یورپی یونین ماحولیاتی تعاون کے میدان میں پاکستان کے ساتھ مختلف منصوبوں اور پروگراموں کے ذریعے نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ اس تعاون میں موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کو کم کرنے اور پائیدار ترقی کو فروغ دینے جیسے شعبے شامل ہیں۔ یورپی یونین کے تعاون سے چلنے والے ماحولیاتی منصوبے پاکستان کو ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات سے نمٹنے اور پائیدار طریقے اپنانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ تاہم پاکستان کو ان چیلنجز سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے اپنی ماحولیاتی پالیسیوں اور ان کے نفاذ کے نظام کو مضبوط بنانا ہو گا۔

مجموعی طور پر پاکستان اور یورپی یونین کے تعلقات اقتصادی، سیاسی اور ترقیاتی لحاظ سے متنوع ہیں۔ اگرچہ اس تعاون سے پاکستان کو اقتصادی ترقی، ترقیاتی امداد، اور سکیورٹی میں بہتری جیسے کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں، لیکن اس میں کئی چیلنجز بھی درپیش ہیں۔ ان میں بین الاقوامی معیارات کی پاسداری، حکمرانی کے مسائل سے نمٹنا اور ترقیاتی امداد کے مؤثر استعمال کو یقینی بنانا شامل ہے۔ ان مشکلات پر قابو پا کر پاکستان یورپی یونین کے ساتھ اپنے تعلقات کو مزید مضبوط اور وسعت دے سکتا ہے، جو عالمی اور علاقائی استحکام اور ترقی میں مثبت کردار ادا کرے گا۔

پاکستان کی شنگھائی تعاون تنظیم (Shanghai Cooperation Organization) (SCO) میں حیثیت، کردار

اور اہمیت:



پاکستان شنگھائی تعاون تنظیم میں بطور مکمل رکن ایک اہم مقام رکھتا ہے اور علاقائی تعاون، سکیورٹی، اور اقتصادی ترقی کے اہداف کے حصول میں فعال کردار ادا کرتا ہے۔ اس کا کردار اور خدمات درج ذیل نکات کی صورت میں بیان کیے جاسکتے ہیں۔

۱۔ شنگھائی تعاون تنظیم میں پاکستان کی حیثیت

پاکستان جون ۲۰۱۷ء میں آستانہ سربراہی اجلاس کے دوران بھارت کے ساتھ شنگھائی تعاون تنظیم کا مکمل رکن بنا۔ اس سے قبل، ۲۰۰۵ء سے پاکستان کو مبصر کا درجہ حاصل تھا۔ مکمل رکنیت نے پاکستان کو علاقائی طاقتوں، خصوصاً چین اور روس کے ساتھ تعاون کے وسیع مواقع فراہم کیے ہیں۔

۲۔ اسٹریٹجک کردار

جغرافیائی و تزویراتی اہمیت

پاکستان جنوب ایشیا، وسطی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے سنگم پر واقع ہے اور چین کے بیلٹ اینڈ روڈ، انیشیٹو جیسے روایتی منصوبوں کے لیے ایک پل کا کردار ادا کرتا ہے اس منصوبے کا نمایاں حصہ سی پیک ہے جو علاقائی اقتصادی انضمام کو فروغ دینے میں پاکستان کے کردار کو اجاگر کرتا ہے۔

انسداد دہشت گردی

پاکستان شنگھائی تعاون تنظیم کی ریجنل اینٹی ٹیرر سٹ اسٹریٹجی میں سرگرم کردار ادا کرتا ہے۔ دہشت گردی، انتہا پسندی اور علیحدگی پسندی کے خلاف کوششوں میں تعاون فراہم کرتا ہے۔ چونکہ پاکستان خود دہشت گردی سے شدید متاثر رہا ہے اس لیے وہ انسداد دہشت گردی کے اقدامات کے لیے عملی تجربات اور تعاون کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

افغانستان میں استحکام

پاکستان افغانستان میں امن اور استحکام کے فروغ کا حامی ہے، جو وسطی اور جنوبی ایشیا میں سیکیورٹی کو بہتر بنانے اور عدم استحکام کو روکنے سے متعلق شنگھائی تعاون تنظیم کے مقاصد سے ہم آہنگ ہے۔

۳۔ اقتصادی خدمات

تجارت اور روابط

پاکستان علاقائی تجارت اور اقتصادی انضمام کو فروغ دینے کے لیے سی پیک جیسے منصوبوں کو آگے بڑھاتا ہے۔ شنگھائی تعاون تنظیم کے رکن ممالک اور دیگر خطوں کے درمیان رابطے میں بہتری لاتا ہے۔ گوادر بندرگاہ شنگھائی تعاون تنظیم کے رکن ممالک کو عالمی منڈیوں تک رسائی فراہم کرتی ہے اور تجارتی راستوں کو مضبوط بناتی ہے۔

توانائی کا تعاون

پاکستان کی توانائی کی ضروریات اور اس کا توانائی کی پائپ لائنوں جیسے ترکمانستان۔ افغانستان۔ پاکستان۔ بھارت تاپی پائپ لائن کے لیے کردار شنگھائی تعاون تنظیم کے توانائی کے تحفظ کے اہداف سے ہم آہنگ ہے۔

۴۔ سفارتی اور ثقافتی روابط

مکالمہ اور کثیر الجہتی تعاون

پاکستان شنگھائی تعاون تنظیم کے پلیٹ فارم پر سفارتی مکالمے باہمی تعاون اور ثقافتی تبادلوں کو فروغ دیتا ہے جو علاقائی ہم آہنگی اور اعتماد سازی کے اقدامات میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ پاکستان شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہی اجلاسوں اور ورکنگ گروپس میں فعال شرکت کرتا ہے اور وہ کثیر الجہتی علاقائی تعاون پر زور

دیتا ہے۔ پاکستان رکن ممالک خصوصاً بھارت اور چین کے درمیان مکالمے اور پر امن تنازعات کے حل کو فروخت دینے کے لیے آواز بلند کرتا رہا ہے۔

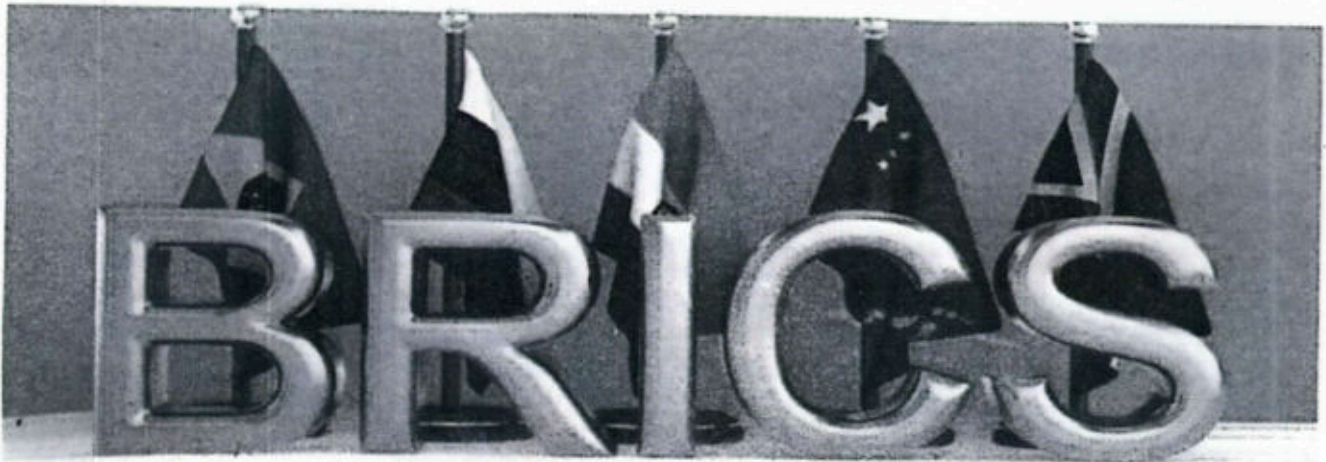
ثقافتی تبادلات

پاکستان شنگھائی تعاون تنظیم کے ثقافتی پروگراموں میں حصہ لیتا ہے جو عوامی رابطے سیاحت اور ثقافتی ورثے کے تبادلے کو فروخت دیتے ہیں۔ شنگھائی تعاون تنظیم میں پاکستان کا کردار اس کی علاقائی تعاون کے لیے وابستگی کو اجاگر کرتا ہے جو کہ یوریشیا میں تنظیم کے استحکام، رکن ممالک میں روابط اور اجتماعی ترقی کے اہداف میں اس کے تعاون کا ثبوت ہے۔ پاکستان شرکت کے ذریعے اپنی سفارتی تعلقات کو بڑھانا چاہتا ہے اور اپنی پالیسیوں کو رکن ممالک کے مشترکہ اہداف امن، ترقی، اور تعاون سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کر رہا ہے

اکتوبر ۲۰۲۲ء میں شنگھائی تعاون تنظیم کی وزرائے اعظم کی کونسل کا تیسواں اجلاس اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت پاکستان کے وزیراعظم محمد شہباز شریف نے کی۔ اس سربراہی اجلاس میں اقتصادی و تجارتی تعاون ماحولیاتی اقدامات، اور سماجی و ثقافتی روابط پر توجہ مرکوز کی گئی۔

پاکستان اور برکس (BRICS) Brizil, Russia, India, China and South Africa

برازیل روس بھارت چین اور جنوبی افریقہ کا ایک اہم ابھرتا ہوا اقتصادی اور سیاسی بلاک برکس کہلاتا ہے۔ پاکستان برکس کا رکن نہیں ہے لیکن اس نے اس گروپ کے ساتھ روابط قائم کرنے میں دلچسپی ظاہر کی ہے کیونکہ یہ گروپ عالمی سطح پر تیزی سے اہمیت حاصل کر رہا ہے۔ پاکستان کا سٹریٹیجک محل وقوع، چین کے ساتھ مضبوط اور قریبی تعلقات، علاقائی روابط اور اقتصادی ترقی کی خواہش اسے اس گروپ کے ساتھ ایک ممکنہ شراکت دار کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ تاہم اس کے لیے پاکستان کو برکس کے رکن ممالک کے ساتھ سفارتی تعلقات کو مزید فروغ دینا ہو گا اور اپنے اندرونی چیلنجز پر بھی قابو پانا ہو گا۔



عالمی مالیاتی اداروں کا ممالک کی ترقی پر اثر

عالمی مالیاتی ادارے مثل کے طور پر آئی ایم ایف (IMF) اور عالمی بینک مختلف ممالک کی اقتصادی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں، خاص طور پر مالی امداد، پالیسی مشورے اور تکنیکی مہارت فراہم کر کے تاکہ میکرو اکنامک چیلنجز سے نمٹا جاسکے۔ ان اداروں کا مقصد معیشتوں کو مستحکم کرنا، پائیدار ترقی کو فروغ دینا، غربت کو کم کرنا، اور اقتصادی تعاون کو بڑھانا ہے۔

آئی ایم ایف (International Monetary Fund) کا کردار



۱۔ مالی معاونت

آئی ایم ایف ان ممالک کو مالی مدد فراہم کرتا ہے جو ادائیگیوں کے توازن کے مسائل کا سامنا کر رہے ہوتے ہیں، تاکہ وہ اپنی معیشت کو مستحکم کر سکیں۔ یہ پروگرامز ممالک کو اقتصادی استحکام کی بحالی مارکیٹ کے اعتماد کو دوبارہ حاصل کرنے، اور پائیدار ترقی کے لیے بنیاد فراہم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

۲۔ پالیسی مشورے اور معاونت

آئی ایم ایف اپنے رکن ممالک کو اقتصادی نظم و نسق، مالیاتی پالیسیوں، مانٹیری پالیسیوں، اور ساختی اصلاحات پر مشورے فراہم کرتا ہے۔ یہ ادارہ تکنیکی معاونت اور تربیت بھی فراہم کرتا ہے تاکہ ممالک اپنی ادارہ جاتی صلاحیت کو مضبوط بنا سکیں اور مؤثر اقتصادی پالیسیاں نافذ کر سکیں۔

س۔ نگرانی



آئی ایم ایف عالمی اقتصادی رجحانات کی نگرانی کے ذریعے جائزہ لیتا ہے اور رکن ممالک کی اقتصادی اور مالیاتی پالیسیوں کا تجزیہ کرتا ہے۔ یہ نگرانی خطرات اور کمزوریوں کی نشاندہی کرتی ہے اور بروقت انتہائی سنگین فراہم کرتی ہے تاکہ ممکنہ اقتصادی بحرانوں سے بچا جاسکے۔

پاکستان کی مدد کے لیے آئی ایم ایف کی کوششیں

پاکستان کو کئی بڑے اقتصادی چیلنجز کا سامنا ہے، جن میں بھاری مالی خسارہ،

بلند مہنگائی، ادائیگیوں کے توازن کا بحران، اور بھاری قرضوں کا بوجھ شامل ہیں۔ ان مسائل کو کچھ خامیاں مزید پیچیدہ بناتی ہیں، جیسے ٹیکس چوری، کم ٹیکس وصولی، غیر مؤثر سرکاری ادارے، کرپشن، اور توانائی کے شعبے کی کمزوریاں۔

پاکستان میں آئی ایم ایف کے پروگرامز

آئی ایم ایف نے پاکستان کے ساتھ کئی مالیاتی امدادی پروگرامز کے ذریعے کام کیا ہے تاکہ معیشت کو مستحکم کیا جاسکے اور اصلاحات کو فروغ دیا جاسکے۔ پاکستان نے ۱۱ جولائی ۱۹۵۰ کو آئی ایم ایف میں بطور رکن شمولیت اختیار کی، جب کہ وہ ۱۹۴۷ میں اپنے قیام کے بعد سے ہی مالیاتی مسائل کا شکار تھا۔ ۱۹۵۸ میں پاکستان پہلی بار مالی بحران سے نکلنے کے لیے آئی ایم ایف کے پاس گیا۔

پاکستان پر آئی ایم ایف امداد کے اثرات

مثبت اثرات

- ۱۔ معاشی استحکام: آئی ایم ایف کے امداد نے پاکستان کی معیشت کو مستحکم کیا رکھا۔ بحال کیا اور ادائیگیوں کے توازن کے ممکنہ بحران کو روکنے میں مدد دی۔
- ۲۔ اصلاحات کا نفاذ: آئی ایم ایف کے پروگرام نے پاکستان میں خاص طور پر مالیاتی نظم و نسق اور توانائی کے شعبے میں اہم اقتصادی اصلاحات کی راہ ہموار کی۔
- ۳۔ اداروں کی مضبوطی: آئی ایم ایف کی تکنیکی معاونت اور پالیسی مشوروں نے پاکستان کے اقتصادی اداروں اور طرز حکمرانی کو ترقی دینے میں مدد دی۔
- ۴۔ مالی معاونت اور قرضے: یہ ادارے ضرورت مند ممالک کو اہم مالی وسائل فراہم کرتے ہیں جن سے وہ انفراسٹرکچر صحت تعلیم اور دیگر اہم شعبوں میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔

۵۔ پالیسی رہنمائی: یہ ادارے پائیدار معاشی ترقی کو فروغ دینے کے لیے تکنیکی اور پالیسی مشورے فراہم کرتے ہیں۔

۶۔ صلاحیت سازی: یہ ادارے مقامی حکام کو تربیت دے کر اور مختلف شعبوں میں مہارت قائم کر کے ادارہ جاتی صلاحیتوں کو بہتر بناتے ہیں۔

۷۔ قرض میں نرمی: یہ ادارے قرض میں ریلیف کے اقدامات کو ممکن بنا سکتے ہیں جن سے شدید مقروض ممالک کو اپنے قرضوں کا بوجھ کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

منفی اثرات

۱۔ کفایت شعاری کے اقدامات: آئی ایم ایف کے پروگرام بعض اوقات کفایت شعاری کی سخت پالیسیاں نافذ کرتے ہیں، جو معاشرتی بے چینی اور سیاسی مسائل کا باعث بن سکتی ہیں۔

۲۔ قرض کی پائیداری: آئی ایم ایف سے مسلسل قرض لینے سے ملک کے بیرونی قرضے کی زیادتی اور اس کی طویل مدتی پائیداری پر خدشات پیدا ہوتے ہیں۔

۳۔ عمل درآمد کے خطرات: آئی ایم ایف پروگرام کی کامیابی موثر اصلاحات کے نفاذ پر منحصر ہے جو سیاسی عدم استحکام اور انتظامی نااہلی کی وجہ سے متاثر ہو سکتا ہے۔

۴۔ خود مختاری کا نقصان: عالمی مالیاتی اداروں کا اثر بعض اوقات قومی خود مختاری کے زیاں کے طور پر دیکھا جاتا ہے کیونکہ ممالک کو بیرونی طور پر نافذ کردہ پالیسیوں کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔

۵۔ عدم مساوات: ناقدین کا کہنا ہے کہ ان اداروں کی پالیسیوں سے اکثر معاشرتی عدم مساوات میں اضافہ ہوتا ہے، جس سے امیر طبقہ فائدہ اٹھاتا ہے جبکہ غریب طبقہ متاثر ہوتا ہے۔

لہذا عالمی مالیاتی ادارے جیسے کہ آئی ایم ایف معاشی مسائل سے دو چار ممالک کی اقتصادی ترقی میں مدد کے لیے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان نے اپنی معاشی بحران سے نمٹنے، معیشت کو مستحکم کرنے، اور بنیادی ساختی اصلاحات کو فروغ دینے کے لیے آئی ایم ایف کی مالی امداد اور پالیسی رہنمائی پر بہت انحصار کیا ہے۔ تاہم ان کوششوں کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ ملک ان پالیسیوں کو کس حد تک موثر طور پر نافذ اور برقرار رکھ سکتا ہے۔ عالمی مالیاتی ادارے، جیسے ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف، خاص طور پر مالی مشکلات سے دو چار ممالک کی معاشی ترقی کی تشکیل میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں اور ان کا اثر کئی حوالوں سے محسوس کیا جا سکتا ہے۔

مشقی سوالات

درج ذیل کثیر الانتخابی سوالات میں سے درست جواب کی نشان دہی کریں۔

۱۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے انسانی حقوق کا عالمی منشور کب منظور کیا؟

(الف) ۱۰ دسمبر ۱۹۴۶

(ب) ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸

(ج) ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸

(د) ۱۰ دسمبر ۱۹۴۹

۲۔ (RCD) علاقائی تعاون برائے ترقی کی تنظیم کب قائم ہوئی؟

(الف) ۱۹۶۳

(ب) ۱۹۶۵

(ج) ۱۹۶۶

(د) ۱۹۶۷

۳۔ آئی ایم ایف ایک عالمی مالیاتی ادارہ ہے جو ممالک کی کس میں مدد کرتا ہے؟

(الف) قدرتی آفات کا انتظام

(ب) معاشی ترقی

(ج) کھیلوں

(د) علاقائی استحکام

۴۔ یونیسکو ایک ایسی تنظیم ہے جو کام کرتی ہے:

(الف) ماحولیاتی تبدیلی

(ب) زرعی ترقی

(ج) تعلیم اور سائنس

(د) بچوں کی صحت

۵۔ پاکستان نے آئی ایم ایف میں کب شمولیت اختیار کی؟

(الف) ۱۹۴۷

(ب) ۱۹۴۸

(ج) ۱۹۴۹

(د) ۱۹۵۰

۶۔ یورپی یونین ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جس میں شامل ہیں:

(الف) افریقی ممالک

(ب) مغربی ممالک

(ج) مشرقی ممالک

(د) یورپی ممالک

۷۔ معاشی استحکام حاصل ہوتا ہے:

- (الف) تعلیم یافتہ شہریوں سے
(ب) سیاسی استحکام سے
(ج) بدلتے ہوئے سماجی اصولوں سے
(د) بااثر قیادت سے

۸۔ اقوام متحدہ کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

- (الف) بین الاقوامی امن و سلامتی کو برقرار رکھنا
(ب) مشکل میں مبتلا ممالک کی مدد کرنا
(ج) انسانی تشدد کو روکنا
(د) قدرتی آفات میں ریاستوں کی مدد کرنا

۹۔ سال ۲۰۲۳ میں، پاکستان _____ بار آئی ایم ایف سے بیل آؤٹ پیکیج حاصل کرے گا:

- (الف) ۲۱ ویں بار
(ب) ۲۲ ویں بار
(ج) ۲۳ ویں بار
(د) ۲۵ ویں بار

۱۰۔ اقوام متحدہ کے بنیادی اداروں کی تعداد کتنی ہے؟

- (الف) ۳
(ب) ۴
(ج) ۵
(د) ۶

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

- ۱۔ OHCHR کا مطلب کیا ہے؟
- ۲۔ بین الاقوامی معاہدہ برائے شہری و سیاسی حقوق کے فرائض کیا ہیں؟
- ۳۔ ECO میں پاکستان کا کردار کیا ہے؟
- ۴۔ IMF بیل آؤٹ پیکیج پاکستان کے لیے کیوں ضروری ہے؟
- ۵۔ CASA-1000 منصوبے کا مقصد کیا ہے؟
- ۶۔ ECO کے بنیادی مقاصد کیا ہیں؟
- ۷۔ پاکستان معاشی مدد کے لیے عالمی مالیاتی فنڈ پر انحصار کیوں کرتا ہے؟

سوال نمبر ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تفصیل سے دیں۔

- ۱۔ عالمی مالیاتی ادارے کسی ملک کی معیشت پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں؟ مثال کے ساتھ وضاحت کریں۔
- ۲۔ شنگھائی تعاون تنظیم پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔
- ۳۔ اقوام متحدہ کشمیر اور فلسطین کے مسائل حل کیوں نہیں کرتا؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں۔
- ۴۔ افغان مسئلے میں اقوام متحدہ کا کردار بیان کریں۔
- ۵۔ OIC مسلم دنیا کے لیے کیوں اہم ہے؟ وضاحت کریں۔

تعلیمی سرگرمیاں

1. طلبہ اقوام متحدہ کی تاریخ کے بارے میں ایک منٹ کی تقریر تیار کریں
- 2- بین الاقوامی تنظیموں پر جماعت میں بحث کا اہتمام کریں

پروجیکٹ:

کلاس کو گروپوں میں تقسیم کریں اور ان کو درج ذیل کام تفویض کریں

۱- OIC کی اہمیت

۲- پاکستان کے لیے کشمیر کی اہمیت

۳- ”کیا چین-پاکستان اقتصادی راہداری پاکستان کی معیشت کے لیے ایک گیم چینجر ہے؟“
دونوں گروپوں کے درمیان ایک بحث کی سرگرمی منعقد کریں۔

فرہنگ:

انضمام: دو یا زیادہ چیزوں کو مؤثر طریقے سے یکجا کرنے کا عمل کا نام

تنازع زدہ: ایسی جگہ جہاں پر باہم جھگڑے اور اختلاف ہوں

گشت: تحفظ کے لیے چکر لگانا

خصوصی اپیلی: حکومت کی نمائندگی کرنے والا جو زبانی یا تحریری پیغام لے کر جائے

کلیدی: اہم یا بنیادی حیثیت رکھنے والا

ثالثی: دو افراد یا گروہوں میں صلح کروانے کے لیے تیسرے فرد یا گروہ کا کردار ادا کرنا

استاد کی مدد سے، اس باب میں شامل وہ الفاظ جو آپ کو مشکل لگتے ہیں ان کی فہرست بنائیں اور معنی لکھیں۔